باسمہ تعالی

اپنی نمازوں کو سنت کے مطابق بنائیے

رکوع اور سجدہ کا سنت طریقہ حدیث وفقہ کی روشنی میں

محترم قارئین کرام، یہ مقالہ ان بھولی ہوئی سنتوں کو زندہ کرنے کی نیت سے لکھا گیا ہے جو ہماری نمازوں کی اصلاح میں معاون ثابت ہوں گی، خصوصاً رکوع اور سجود میں ہونے والی عام غلطیوں کے بارے میں۔ ہر دعویٰ حدیث وفقہ کی کتابوں سے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ انشاءاللہ دوسروں کو آگاہ کرنے کی وجہ سے اللہ تعالی ہمیں خود ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

رکوع میں بازوؤں کو بغلوں سے الگ کرنا

قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَلاَ أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي قُلْنَا بَلَى. فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ جَافَى بَيْنَ إِبْطَيْهِ حَتَّى لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ هَكَذَا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ الله صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي

ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں تمہیں نہ دکھاؤں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ تو آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی، اور جب رکوع کیا تو اپنی بغلوں کے درمیان کشادگی رکھی یہاں تک کہ جب آپ کا ہر عضو اپنی جگہ ٹہر گیا تو آپ نے اپنا سر اٹھایا۔ آپ نے اسی طرح چار رکعتیں پڑھیں، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا۔ [نسائی (بشری) ج ا ص ۲۸۹ رقم حدیث ۱۰۳۸]

كان مجاهد إذا ركع يضع يديه على ركبتيه، قال : وكان عطاء وطاوس ونافع يفرّجون

جب مجاہد رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور عطاء، طاؤس اور نافع سب اپنے اپنے بازو بدن کے اطراف سے الگ کر لیتے۔ [مصنف ابن ابي شيبة (المجلس العلمي) ج ۲ ص ۲۶۸ رقم حديث ۲۶۵۲]

اور صرف رکھنا نہیں۔ بلکہ انگلیوں کو پھیلا کر گھٹنوں کو پکڑنا۔ یہ مسئلہ بعد میں آئے گا ان شاء اللہ

اور ہاتھوں کو سیدھا رکھنا۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، كَأَنَّهُ قَابِضُ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کر کے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے، گویا آپ نے انہیں پکڑ رکھا ہے، اور اپنے ہاتھوں کو تانت کی طرح سیدھا کر دیا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوں سے الگ رکھا [ترمذي (بشری) ج ا ص ۱۹۵ رقم حدیث ۲۵۹]

قوله (ووتّر يديه) من التوتير وهو جعل الوتر على القوس. قال في النهاية أي جعلهما كالوتر من قولك وتّرتُ القوس وأوترتُه شبّه يد الراكع إذا مدها قابضا على ركبتيه بالقوس إذا أوترت انتهى

(ووتّر یدیہ) کا معنی ہے تانت باندھنا، جس کا مطلب ہے کمان پر تانت ڈالنا۔ نھایۃ میں ہے یعنی آپنے دونوں ہاتھوں کو تانت کی طرح سیدھا کیا۔ بولا جاتا ہے میں نے کمان میں تانت لگائی۔ رکوع میں ہاتھ پھیلانے والے کے ہاتھ کو کمان سے تشبیہ دی جبکہ وہ اپنے ہاتھ پھیلا کر گھٹنوں کو پکڑ تا ہے۔ [تحفة الاحوذي (دار الكتب العلمية) ۲/۱۰۳]

یہاں حدیث کا جو ٹکڑا لایا گیا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ گویا آپ ان کو پکڑے ہوے ہیں۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو تانت بنایا۔ یعنی ہاتھوں کو بالکل سیدھا کمان کی تانت کی طرح کیا اور ان کو اپنے دونوں پہلوؤں سے جدا رکھا۔ یہی رکوع کرنے کا مسنون طریقہ ہے۔ لوگ عجیب عجیب طرح سے رکوع کرتے ہیں۔ کوئی انگلیاں پھیلائے بغیر گھٹنوں پر رکھتا ہے، کوئی گھٹنے کس کر پکڑ لیتا ہے، کوئی ہاتھ کہنیوں سے موڑ لیتا ہے،

کوئی بازو پہلوؤں سے چپکالیتا ہے، کوئی گھٹنے آگے نکال دیتا ہے۔ یہ سب غلط طریقے ہیں، لوگوں کو چاہئے کہ اس حدیث کی روشنی میں اپنے رکوع کو صحیح کریں۔[تحفۃ الالمعي(زمزم)۲/۵۵]

رکوع میں انگلیاں پھیلانا

عَنْ وَائِلِ رضی الله عنه أَنَّ اَلنَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ رَوَاهُ اَلْحَاكِمُ

وائل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو اپنی انگلیاں پھیلا دیتے۔[مستدرک حاکم(دار المعرفۃ)ج۱ص۳۸۵رقم حدیث۸۴۵]

ويفرج بين أصابعه ولا يندب إلى التفريج الا في هذه الحالة ولا إلى الضم الا في حالة السجود

انگلیاں پھیلائی جائیں گی اور انگلیاں کا پھیلانا مستحب نہیں سوائے اس حالت کے (یعنی رکوع میں)۔ اور انگلیاں سجدہ کے علاوہ کہیں اور نہیں ملائی جائینگی۔[ھندیۃ (رشیدیۃ)ج۱ص۷۴]

وإذا ركع يضع يديه على ركبتيه، ويفرج أصابعه

جب رکوع کرے گا تو اپنے دونوں ہاتھو گھٹنوں پر رکھے گا اور انگلیاں پھیلائے گا۔[تاتارخانیۃ(رشیدیۃ)ج۲ص۱۲۳]

رکوع میں پیٹھ اور گھٹنوں کو سیدھا کرنا

عن أبي مسعود رضي الله عنه، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لا تُجْزِئُ صَلاَةٌ لاَ يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ"

ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب آدمی رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے تو نماز صحیح نہیں ہے۔[نسائی(بشری) ج۱ص۲۸۷رقم حدیث۱۰۲۷]" ابن ماجہ میں بھی اسی طرح کی روایت ہے۔[ابن ماجہ(بشری)ج۱ص۳۱۴رقم حدیث۸۷۰]

ويبسط ظهره حتى لو وضع على ظهره قدح من ماء لاستقر ولا ينكس رأسه ولا يرفع يعني يسوى رأسه بعجزه

وہ اپنی پیٹھ کو اس طرح سیدھا کرے کہ اگر پیٹھ پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو وہ ساکن رہے۔ اس کا سر نہ نیچے ہو اور نہ ہی اوپر ہو، یعنی اس کا سر اس کی سرین سے برابر ہو۔ [ھندیۃ(رشیدیۃ)ج۱ص۷۴] اسی طرح کی ایک عبارت تاتارخانیہ میں بھی مذکور ہے۔[تاتارخانیۃ(رشیدیۃ)ج۲ص۱۲۴]

گھٹنوں میں خم نہ ہو یعنی گھٹنوں کو آگے نہ بڑھائیں۔ بہت سے لوگ گھٹنوں کو آگے بڑھاتے ہیں جسکی وجہ سے پاؤں کمان کی طرح ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔ شامی میں ہے۔ جَعلُهُما شِبهَ القوس كما يفعله كثير من الناس مكروه "بحر"[رد المحتار(دار السلام)ج۳ص۳۰۷]

شیخ الحدیث حضرت مفتی قاری حفیظ الرحمن الاعظمی(رحمۃ اللہ علیہ) اپنی کتاب میں فرماتے ہیں "رکوع کا مسنون طریقہ یہ ہے کے بدن کا نچلا حصہ نصف سیدھا رہے (گھٹنے جھکے نہ رہیں)"[چار رکعت فرض نماز (منفردا) کا مسنون طریقہ حدیث وفقہ کے آئینہ میں(مکتبۂ احیائے سنت مؤناتھ بھنجن یوپی ہند)ص۸]

شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی(دامت برکاتہ) اپنی کتاب میں فرماتے ہیں" رکوع میں پاؤں سیدھے رکھیں ان میں خم نہ ہونا چاہئے"[نماز سنت کے مطابق پڑھیئے(ادارۃ المعارف کراچی)ص۱۵]۔ خم کا مطلب ہے ٹیڑھا پن اور جھکاؤ۔

رکوع میں کیا پڑھیں؟

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ الله رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ. وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں کہے: سُبحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيم تین بار تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا۔ اور یہ سنت کا سب سے کم درجہ ہے۔ اور جب وہ سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں کہے: سُبحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی تین بار، تو اس کا سجدہ پورا ہوا، اور یہ سنت کا سب سے کم درجہ ہے۔[ترمذي (بشرى) ج ۱ص ۱۹۶ رقم حدیث ۲۶۰]

عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها أنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُكثِر أن يقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي...

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود میں کثرت سے یہ دعاء پڑھتے تھے: "سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلي...[بخاري (بشرى) ج ۱ص ۵۰۳ رقم حدیث ۸۱۷] اور [مسلم (بشرى) ج ۱ص ۳۹۴ رقم حدیث ۴۸۴]

عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم صَلاَةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ {إِذَا جَاءَ نَصْرُ الله وَالْفَتْحُ} إِلاَّ يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورة {إِذَا جَاءَ نَصْرُ الله وَالْفَتْحُ} نازل ہونے کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی مگر وہ ہر نماز میں یہ دعاء پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي [بخاری (بشرى) ج ۳ص ۲۲۶۳ رقم حدیث ۴۹۶۷]

انَّ عَائِشَةَ، نَبَّأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ الله صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِه سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلاَئِكَةِ وَالرُّوحِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں پڑھا کرتے تھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ [مسلم (بشرى) ج ۱ص ۳۹۴ رقم حدیث ۴۸۷]

رکوع اور سجود کی تسبیحات تین دفعہ پڑھنے کے بعد ان دعاؤں کو پڑھیں۔ اس سے سنت پر عمل ہو گا اور مغفرت ہو گی انشاء اللہ

رکوع سے اٹھنا

عن أنس : أن النبي صلى الله عليه وسلم قال : إذا قال الإمام : سمع الله لمن حمده، فقولوا : اللّٰهُمَّ ربنا ولك الحمد

انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "اللھم ربنا ولک الحمد" کہو۔[مصنف ابن ابي شيبة (المجلس العلمي) ج ۲ص ۴۵۶ رقم حدیث ۲۶۰۸]

عن أبي هريرة رضي الله عنه: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إذا قال الإمام: سمع الله لمن حمده فقولوا: اللّٰهُمَّ ربنا لك الحمد؛ فإنه مَن وافق قوله قولَ الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه

حضرت ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام کہے: سمع اللہ لمن حمدہ تو کہو (یعنی مقتدی کہے): اللھم ربنالک الحمد کیونکہ جس کے الفاظ فرشتوں کے الفاظ کے موافق ہوں گے اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔[بخاري (بشرى) ج ۱ص ۴۹۴ رقم حدیث ۷۹۶]

تنبیہ - مقتدی رکوع سے ربنالک الحمد کہتے ہوئے اٹھیگا۔ جبکہ امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے ہوئے اٹھیگا۔ تاکہ زمانہ میں موافقت ہو جیسا کہ اس حدیث میں ہے۔ بہت سے مقتدی خاموشی کے ساتھ رکوع سے اٹھتے ہیں اور قومہ میں جا کر ربنالک الحمد کہتے ہیں جو سنت کے خلاف ہے۔ اور کھڑے ہونے کے بعد قومہ میں امام اور مقتدی آنے والی دعائیں پڑھیں گے جو اگلے عنوان کے تحت آ رہی ہیں۔

قومہ میں کیا پڑھنا ہے؟

عن ابْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ كَانَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ الله لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے پیٹھ اٹھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ [مسلم (بشری) ج۱ص۳۹۰رقم حدیث۴۷۶]

ترمذي میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرض نماز میں بھی پڑھی "إذا قام الى الصلاة المكتوبة" روایت کے شروع مین آیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے [ترمذي (بشری) ۳/۲۸۶ رقم حدیث ۳۴۴۱]

یہ دعا دوسری حدیثوں میں اس طرح کے الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ كَانَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے جب اپنا سر اٹھایا تو فرمایا: رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَھْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَاقَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَکَ عَبْدٌ اللّٰھُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَامُعْطِیَ لِمَامَنَعْتَ وَلَایَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ. [مسلم (بشری) ج۱ص۳۹۱رقم حدیث۴۷۷] یہ دعا ترمذی میں بھی اسی طرح کے الفاظ کے ساتھ نقل ہوئی ہے۔ [ترمذي (بشری) ج۱ص۱۹۸رقم حدیث۲۶۴]

علامہ شامی (رحمۃ اللہ علیہ) لکھتے ہیں۔ (قوله: لعدم القرار) ليس على إطلاقه لقولهم: إن مصلي النافلة - ولو سنة - يسن له أن يأتي بعد التحميد بالأدعية الواردة نحو: ملء السموات والأرض إلخ، واللّٰهُمَّ اغفرلي وارحمني بين السجدتين...

نفل اور سنت نماز پڑھنے والے کے لیے سنت ہے کہ تحمید (ربنالک الحمد) کے بعد کہے "مل ءالسماوت والارض الخ" اور دونوں سجدوں کے درمیان پڑھے "اللہم اغفرلی وارحمنی" [رد المحتار (دار السلام) ج۳ص۲۸۵]

سجدہ کے لیے جاتے وقت پیٹھ سیدھی رکھنا

ويخر للسجود قائما مستويا لا منحنيا...لأن العالم التقى ينحط للسجود قائما مستويا والعامى ينحط منحنيا وذلك الركوع لأن قليل الانحناء محسوب من الركوع

سجدے میں اترتے ہوئے پیٹھ سیدھی رکھیں، نہ کہ موڑیں۔۔۔ کیونکہ متقی عالم جب سجدہ میں جھکتا ہے تو اسکی پیٹھ سیدھی کھڑی ہوتی ہے، جبکہ عام آدمی سجدہ میں جب جھکتا ہے تو وہ اپنی پیٹھ موڑ لیتا ہے، اور وہ رکوع ہے، کیونکہ تھوڑا پیٹھ کو موڑنا رکوع میں شمار ہوتا ہے۔ [رد المحتار (دار السلام) ج۳ص۳۲۰]

مفتی رشید احمد (رحمۃ اللہ علیہ) کا فتویٰ درج ذیل ہے۔

سوال:۔ آپ نے فرمایا تھا کہ قومہ سے سجدہ کی طرف جاتے وقت سیدھا نیچے جانا چاہئے اس کی قدرے تفصیل تحریر فرمائیں؟

الجواب باسم ملھم الصواب۔سجدہ کی طرف جاتے وقت کمر بالکل سیدھی رکھنا چاہئے، گھٹنے زمین پر رکھنے سے پہلے کمر میں خم نہ آنے پائے، اگر تھوڑا سا بھی جھکا تو رکوع میں تکرار لازم آئے گا[أحسن الفتاوی(ایچ ایم سعید)ج۳ص۳۳]

ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا

عن وائل بن حجر قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سجد يضع ركبتيه قبل يديه وإذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔[ترمذي(بشری)ج۱ص۱۹۹رقم حدیث۲۶۶]

إذا اراد السجود يضع أولا ما كان أقرب الى الأرض فيضع ركبتيه أولا ثم يديه ثم أنفه ثم جبهته...
جب کوئی سجدہ کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ سب سے پہلے نیچے رکھے وہ عضو جو زمین سے قریب ہے۔ تو وہ پہلے اپنے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ، پھر ناک، اور پھر پیشانی [ھندیۃ(رشیدیۃ)ج۱ص۷۵]

ومنها أن يضع ركبتيه على الأرض ثم يديه وهذا عندنا

وہ اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھے، یہ ہمارے نزدیک ہے(حنفی مسلک)[بدائع الصنائع(دار الکتب العلمیۃ)ج۱ص۲۱۰]

سجدے کے لیے جاتے وقت ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ اشْتَكَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ إِذَا انْفَرَجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی کی شکایت کی جب وہ سجدے میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے دور رکھتے تھے۔ فرمایا:گھٹنوں سے مدد لو۔[ابوداود(بشری)ج۱ص۳۴۸رقم حدیث۹۰۲]

عن ابى هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد احدكم فلا يبرك كما يبرك الجمل و ليضع يديه على ركبتيه كذا قال على ركبتيه فان كان محفوظا كان دليلا على انه يضع يديه على ركبتيه عند الاهواء الى السجود

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اس طرح نیچے نہ جائے جیسے اونٹ نیچے جاتا ہے۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے۔ راوی نے اسی طرح کہا"على ركبتيه"اگر یہ محفوظ ہے تو یہ دلیل ہے کہ سجدہ میں جاتے وقت ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا چاہئے۔[سنن الکبری للبیہقی(دار الفکر)ج۲ص۱۰۰]

اس کے خلاف کوئی صورت حدیث میں آنا معلوم نہیں ومن ادعی فعلیہ البیان

علامۃ کشمیری(رحمۃ اللہ علیہ)نے فرمایا معارف سنن میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ کی حدیث اور سابقہ موضوع کی حدیث وائل میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

ويحتمل أن يكون الغرض أن يضع يديه على ركبتيه قبل أن يضع ركبتيه على الأرض... وإنما يريد جعل اليدين على الركبتين... ولم أر في لفظه ذكر الأرض، فالمراد وضع اليدين على موضعهما، وهما الركبتان، فإنه لا موضع لهما في حين الانحطاط، وبين السجدتين والقعدة إلا الركبتان...

علامہ محمد یوسف بنوری(رحمۃ اللہ علیہ)لکھتے ہیں۔قال الراقم: وحاصل كلام الشيخ – رحمه الله –: أن المأمور به هو وضع اليدين على الركبتين قبل وضع الركبتين على الأرض، لا وضع اليدين على الأرض قبل الركبتين، وهذا هو غرض حديث أبي هريرة، ويكون الغرض في حديث وائل هو تقديم الركبتين على الأرض قبل وضع اليدين عليها، فيكون وضع اليدين على الركبتين قبل وضع الركبتين على الأرض مسكوت عنه في حديث وائل كما أن وضع اليد على الأرض مسكوت عنه في حديث أبي هريرة، فيكون مآل الحديثين واحدًا وذكر كل منهما ما لم يذكره الآخر.

یہ ممکن ہے کہ ابو ھریرۃ کی حدیث کا مقصد یہ ہے کہ گھٹنوں کو زمین پر رکھنے سے پہلے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا جائے (نہ کہ دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھا جائے)... اور میں نے زمین کے لفظ کا کوئی ذکر نہیں دیکھا تو اسکا مطلب یہ ہے کے ہاتھوں کو ان کی جگہ پر رکھنا، جو کہ گھٹنے ہیں، کیونکہ جھکنے اور سجدہ کرنے اور بیٹھنے کے درمیان ہاتھوں لیے کوئی جگہ نہیں ہے گھٹنوں کے علاوہ۔

علامہ محمد یوسف بنوری(رحمۃ اللہ علیہ)اسکے شرح میں لکھتے ہیں راقم(رحمۃ اللہ علیہ)کہتا ہے کہ شیخ(رحمۃ اللہ علیہ)کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمیں حکم ہے کہ گھٹنوں کو زمین پر رکھنے سے پہلے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں، نہ کہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر رکھیں۔ ابو ہریرہ کی حدیث کا مقصد یہی ہے۔ اور حدیث وائل کا مقصد ہاتھ زمین پر رکھنے سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا ہے۔ اور گھٹنوں کو زمین پر رکھنے سے پہلے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا حدیث وائل کا مسکوت عنہ ہے بالکل اسی طرح ہاتھ زمین پر رکھنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کا مسکوت عنہ ہے۔ تو دونوں حدیثوں کا نتیجہ ایک ہے۔ ہر حدیث میں ایسی چیز کا ذکر ہے جس کا ذکر دوسری حدیث میں نہیں نے۔[معارف السنن(ایچ ایم سعید)۳/۳۳]

تنبیہ- یہ خیال رہے کہ قومہ سے سجدہ میں جانے کے وقت سینہ کو آگے نہ بڑھائیں۔ بلکہ سینہ قبلہ کیطرف رکھیں۔ گھٹنوں کو موڑیں اور ان پر ہاتھوں کو رکھیں۔ گھٹنوں کو زمین پر رکھ لیں تب سینہ کو آگے جھکائیں اور ہاتھ ناک پیشانی زمین پر رکھیں۔ سجدہ میں جاتے ہوئے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرا رکوع ہو جائے۔ ایسے لوگ بھی دیکھے جاتے ہیں جو گھٹنوں پر ہاتھ نہیں رکھتے اور آگے جھک جاتے ہیں جو خیال نہیں کرتا وہ یہ غلطی کرتا ہے چاہے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے یا نہ رکھے۔ گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا جب بیہقی کی حدیث میں آیا ہے تو اس پر عمل کریں گے۔ اس کے خلاف کوئی حدیث نہیں ہے۔ خوب سوچ لیا جائے۔

<u>سجدے میں ہاتھ کی انگلیاں جوڑ کر رکھیں</u>

أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا سجد ضم أصابعه

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیاں جوڑ لیتے۔[مستدرک حاکم(دار المعرفۃ)ج ا ص ۳۴۹ رقم حدیث ۸۵۸]

ہاتھ کی انگلیوں کو بھی ملا کر قبلہ کیطرف متوجہ کرنا سنت ہے(انگوٹھے بھی قبلہ کیطرف ہوں)۔

ويفرج بين أصابعه ولا يندب الى التفريج الا في هذه الحالة ولا إلى الضم الا في حالة السجود
انگلیاں پھیلائی جائیں گی اور انگلیاں پھیلانا مستحب نہیں سوائے اس حالت کے (یعنی رکوع میں)۔ اور انگلیاں سجدہ کے علاوہ کہیں اور نہیں جوڑیں گے۔[ھندیۃ(رشیدیۃ) ج ا ص ۷۴]

<u>سجدے میں بازووں کو جسم سے الگ رکھنا چاہیے۔</u>

أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھون کو اپنے جسم سے اس قدر الگ کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔ بخاري (بشری) ج ا ص ۴۹۹ رقم حدیث ۸۰۷]

ويبدى ضبعيه عن جنبيه...

وہ (سجدہ میں) اپنے دونوں بازو پہلو سے الگ رکھتے تھے۔ [هندية (رشيدية) ج ا ص ۷۵]

سجدے میں پیٹ کو رانوں سے دور رکھنا چاہیے۔

عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ

میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اگر کوئی بھیڑ کا بچہ ان کے بازوؤں کے درمیان سے گزرنا چاہے تو گزر سکتا تھا [مسلم (بشری) ج ا ص ۳۹۹ رقم حدیث ۴۹٦]

ويجافى بطنه عن فخذيه كذا في الهداية

اسے اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کو چھونے سے الگ (اور روکنا) چاہئے۔ [هندية (رشيدية) ج ا ص ۷۵] اسی طرح کی عبارت فتاوی تاتارخانیہ میں بھی مذکور ہے۔ [تاتارخانية (رشيدية) ج ۲ ص ۱۲٦]

يجافي بطنه عن فخذيه؛ لأنه كان إذا سجد جافى، حتى إن بهمة لو أرادت أن تمر بين يديه لمرت

اپنا پیٹ اپنی رانوں سے الگ کرے کیونکہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں سے اس قدر الگ کرتے کہ اگر کوئی بھیڑ کا بچہ اس جگہ کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو وہ ایسا کر سکتا تھا۔ [تاتارخانية (رشيدية) ج ۲ ص ۱۲٦]

سجدے میں سر اور ناک رکھنا چاہیے۔

عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : قال النبي صلى الله عليه وسلم أمرت أن أسجد على سبعة أعظم : على الجبهة وأشار بيده على أنفه واليدين والركبتين وأطراف القدمين ولا نكفت الثياب والشعر

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی پر- اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا- ہاتھوں، گھٹنوں اور پاؤں کے کناروں پر۔ [بخاري (بشری) ج ا ص ۵۰۱ رقم حدیث ۸۱۲]

وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والأنف جميعا

سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں رکھنا مکمل سنت ہے۔ [هندية (رشيدية) ج ا ص ۷۰]

شامی میں ہے۔ ومقتضاه: اعتماد تقديم الجبهة، وأن العكس قول البعض

عبارت کا مطلب ہے کہ آپ کو اپنی پیشانی ناک سے پہلے رکھنی چاہیے۔ بعض علماء اس کے برعکس نظریہ رکھتے ہیں۔ [ردالمحتار (دار السلام) ج ۳ ص ۳۲۲]

ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے۔

ـقَالَ أبو حميد الساعدي أَنَا كُنتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَأَيْتُهُ إِذَا...وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ،

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تم میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے دیکھا.. وہ اپنے پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف موڑتے تھے [بخاري (بشری) ج ۱ ص ۵۰۶ رقم حدیث ۸۲۸]

عن البراء بن عازب رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد فوضع يديه بالارض استقبل بكفيه واصابعه القبلة

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ زمین پر رکھتے اور ہتھیلیاں (ہاتھ) اور انگلیاں قبلہ کی طرف کرتے۔ [سنن الکبری للبيهقي (دار الفکر) ج ۲ ص ۱۱۳]

ويضع يديه في السجود حذاء أذنيه ويوجه أصابعه نحو القبلة وكذا أصابع رجليه...

سجدے میں ہاتھ اپنے کانوں کے متوازی رکھے گا۔ وہ اپنی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرے گا اور اسی طرح اپنی پیر کی انگلیوں کو بھی۔ [هندية (رشيدية) ج ۱ ص ۷۵]

سجدے میں ایڑیوں کو ملانا چاہیے۔

قالت عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم : فقدتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم وكان معى على فراشى فوجدته ساجدا راصا عقيبيه...

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے ایک رات آپ اکو نہیں پایا حالانکہ آپ میرے ساتھ ہی میرے بستر پر لیٹے ہوئے تھے، پس میں نے آپ ﷺ کو حالت سجدہ میں پایا اس طرح کہ پاؤں کی ایڑیاں ایک دوسرے کے ساتھ مضبوطی سے ملی ہوئی تھیں۔ [سنن الکبری للبيهقي (دار الفکر) ج ۲ ص ۱۱۶]

قالت عائشة : فَقَدْتُ رَسُولَ الله صلَّى الله عليه وسلم، وَكَانَ مَعِي عَلَى فِرَاشِي، فَوَجَدْتُهُ سَاجِداً، رَاصًا عَقِبَيْهِ...[صحیح ابن حبان (مؤسسۃ الرسالۃ) ج ۵ ص ۲۶۰]

فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان معي على فراشي ، فوجدته ساجدا راصاً عقبيه...[صحیح ابن خزیمۃ (المکتب الاسلامی) ج ۱ ص ۳۲۸]

(قوله ويسن ان يلصق كعبيه) قال السيد ابو السعود وكذا في السجود ايضا...وإلصاق كعبيه في السجود سنة

سجدے میں ٹخنوں کو ملانا سنت ہے [رد المحتار (دار السلام) ج ۳ ص ۳۰۷]

سجدے میں کیا پڑھیں؟

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ. وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ، وَذَلِكَ أَدْنَاهُ

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں کہے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيم تین بار تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا۔ اور یہ سب سے کم درجہ ہے۔ اور جب وہ سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں کہے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى تین بار، پھر اس کا سجدہ پورا ہوا، اور یہ سب سے کم درجہ ہے۔ [ترمذي (بشری) ج ۱ ص ۱۹۶ رقم حدیث ۲۶۰]

عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها أنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُكْثِرُ أن يقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي...

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود میں کثرت سے یہ دعاء پڑھتے تھے:"سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلي...[بخاري (بشری)ج۱ص۵۰۳رقم حدیث۸۱۷]اور[مسلم(بشری)ج۱ص۳۹۴رقم حدیث۴۸۴]

عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ مَا صَلَّى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم صَلاَةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ {إِذَا جَاءَ نَصْرُ الله وَالْفَتْحُ} إِلاَّ يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت{إِذَا جَاءَ نَصْرُ الله وَالْفَتْحُ} نازل ہونے کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی مگر وہ ہر نماز میں یہ دعاء پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي[بخاری(بشری)ج۳ص۲۲۶۳رقم حدیث۴۹۶۷]

أَنَّ عَائِشَةَ، نَبَّأَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلاَئِكَةِ وَالرُّوحِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ میں پڑھا کرتے تھے سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ[مسلم(بشری)ج۱ص۳۹۵ رقم حدیث۴۸۷]

رکوع اور سجود کی تسبیحات تین دفعہ پڑھنے کے بعد ان دعاؤں کو پڑھیں۔ سنت کا ثواب ملیگا اور مغفرت ہو گی انشاء اللہ تعالٰی

جلسہ میں کیا پڑھا جائے؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي

بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان فرماتے اللَّهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي[ترمذي(بشری)ج۱ ص۲۰۴رقم حدیث۲۸۰]

نماز میں دعاؤں کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے رجوع کریں۔[مرغوب الفقہ(زمزم)۱۱/۵۳]

جلسہ اور قعدۃ میں ہاتھ رکھنے کا طریقہ

عَبْدِ الله بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ كَانَ رَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم إِذَا قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى...

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لیے بیٹھتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ اپنے بائیں ران پر رکھتے تے۔[مسلم(بشری)ج۱ص۴۴۴رقم حدیث۵۷۹]

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ الله صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى...

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر رکھتے اور داہنا ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے تے۔[مسلم(بشری)ج۱ص۴۴۵رقم حدیث۵۸۰]

دونوں حدیثوں پر عمل کرنے کے لیے ہتھیلیاں رانوں پر رکھیں اور انگلیاں گھٹنوں پر رکھیں

جلسہ اور قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ

عن عائشة رضي الله عنها قالت : ...كان يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان ينهى عن عقبة الشيطان...

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بایاں پاؤں پھیلاتے اور (جلسہ میں بیٹھتے ہوئے) دایاں پاؤں کھڑا کرتے، اور شیطان کی طرح ایڑیوں پر بیٹھنے سے منع فرماتے۔[مسلم (بشری) ج۱ ص۴۰۰ رقم حدیث۴۹۸]

أَنَّ الْقَاسِمَ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ، - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ - عَنْ أَبِيهِ، قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلاَةِ أَنْ تَنْصِبَ، الْقَدَمَ الْيُمْنَى وَاسْتِقْبَالُهُ بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَى .

القاسم نے عبداللہ سے جو کہ عبداللہ بن عمر کے بیٹے ہیں اپنے والد کی سند سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ نماز کی سنتوں میں سے دائیں پاؤں کو کھڑا کرنا اور انگلیوں کو قبلہ کی طرف کرنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا ہے۔[نسائی (بشری) ج۱ ص۳۱۶ رقم حدیث۱۱۵۸]

وإذا رفع رأسه من السجدة ... افترش رجله اليسرى وجلس عليها ونصب اليمنى نصبا ووجه أصابعه نحو القبلة ...

جب سجدے سے سر اٹھائے تو اپنا بایاں پاؤں پھیلا کر اس پر بیٹھ جائے۔ وہ اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے اس طرح کے انکی تمام انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔[ھندیۃ (رشیدیۃ) ج۱ ص۷۵]

نماز میں مختلف حالات میں کہاں دیکھنا؟

(ولها آداب)...(نظره إلى موضع سجوده حال قيامه وإلى ظهر قدميه حال ركوعه وإلى أرنبة أنفه حال سجوده وإلى حجره حال قعوده وإلى منكبيه الأيمن والأيسر عند التسليمة الأولى والثانية) [در المختار (دار السلام) ج٣ ص٢٥٠]

ومنها أن يكون نظره في قيامه إلى موضع سجوده وفي الركوع إلى أصابع رجليه وفي السجود إلى أرنبة أنفه وفي قعوده إلى حجره... [تاتارخانية (رشيدية) ج٢ ص١٥٧]

نماز کے آداب میں سے یہ ہے کہ کھڑے ہوتے وقت اس کی نگاہ سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیے، رکوع کے وقت پاؤں کی انگلیوں پر ہونی چاہیے، سجدہ کرتے وقت ناک کی نوک پر ہونی چاہیے اور بیٹھتے وقت اس کی گود میں ہونی چاہیے، پہلے سلام کے وقت دائیں کندھے پر ہونی چاہیے اور دوسرے سلام کے وقت بائیں کندھے پر ہونی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پیاری سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

الله أعلم بالصواب

فضل الرحمن اعظمی، خادم دار العلوم نعمانیہ (آزادول) جنوبی افریقہ

۱۴ جمادی الاولی ۱۴۴۶ مطابق ۱۶ نومبر ۲۰۲۴

تمت بالخير